US3253 P 24.12-09

EWAN LATEEF.

Sekhawat Ali lateef

Matba Mateen Noor (Kanpur).

1277 H.

43.

- Urdu Shayari - Dawaween-o-Kulliyaat.

مین ہی اس درد و الم مین تہا جو اس با حسنہ / ایک مدت مین رہا اس رنج مین بس مبتلا

سب خیال آتا جوانی اور خلق و علم کا / دل کی اوپر ایک صدمہ سخت آ پہونچا بیا

...خر ش ایکروز کہولا اونکی بستہ کو جو آ / پایمین اونمین کچھ غزل اونکو نکال اوسی لیا

اور خیال آیا کہ میہ محنت نہوی رائگان / انہمین صورت نا مداری برادری و لا

...ری سعی و جہد سی اپنی اونہین سب جمع کر / ایک بابت ترتیب دیوان کر کی چہپوا یا ہی لا

...ی رجا اب ناظرین با خرد سی یہ کہ جو / ہو خطا و سہو اوسکو دیوین اصلاح بجا

اور اگر اونکو نہو اسطور استعداد حک / لفظ تعنہ کا زبان اوپر نہ لاوین مطلقا

...ی خدای پاک سی امید میری ہر زمان / ہو سخن مقبول عالم یہ ہی بس مدعا

آغاز دیوان

عجب عالم ہی زلفون مین رخ پر نور دلبر کا / گمان ہی پردہ ظلمات مین خورشید خاور کا

...مین کچھ وحشت مین مجہی فصاد کی حاجت / کہ سر خار مغیلان کر رہا ہی کام نشتر کا

...شمیم زلف عنبر بیز سی ساری زمانی مین / ہوا کا فوسی ہی نرخ ارزان مشک و عنبر کا

...ری ابرو ہین وہ محراب طاق کعبہ خوبی / تعجب سی رہا کرتا ہی شور اللہ و اکبر کا

...پسند آئی نہ کیونکر وصل مین تکرار بوسون پہ / لب شیرین مین ہی اونکی مزا قند مکرر کا

غضب ہی چشم دریا بار کی ہی قطرہ افشانی / ہزارون بار پانی کر دیا زہرہ سمندر کا

...ملی ہین انتظار نامہ محبوب مین یہان تک / گماہی جسم لاغر پر ہماری تار مسطر کا

نسیم فصل حق جاری ہو گلزار تمنا مین / کہلی غنچہ لطیف خستہ کی طبع مکدر کا

عیان تہا نور ختم المرسلین کا / نہ تہا جب نام ہی عرش و زمین کا

...ن ہون مداح نور اولین کا / نہین ہی خوف روز آخرین کا

بدولت اسکی اے شاہ ولا | لقب اکثیر ہی خاک زمین کا
ملا جب ہمکو ایسا خضر ایمان | نشان پایا ہی راہ راستین کا
عشب پیدا ہی ایسی لیلۃ القدر | کہ پروانہ ہون نور شمع دین کا
مسیحا تابع فرمان ہی ہر دم | کہ ہون بیمار چشم نرگسین کا
مین اپنی دام مین عنقا کو لایا | تصور ہی میان نازنین کا
رخ پر نور کا مین مشتری ہون | نہین عاشق کسی زہرہ جبین کا
اندہیرا کیون نہ پہلی پانون بہاگی | اوجالا ہو گیا ہی شمع دین کا
شب معراج رب العالمین کی | دیا علم اولین اور آخرین کا
تیری خدمت سی پا شاہ زمانہ | ملا ہی مرتبہ روح الامین کا
رخ پر نور کی آگی کسی کو | پسند آئی نہ جلوہ حور عین کا
گر آب دُر دندان سی شاہا | جلا سو داغ ہی در ثمین کا
لطیف خستہ ہی دوزخ سی آزاد | کہ بندہ ہی شفیع المذنبین کا

رہیگا حشر تک سینہ پر اپنی داغ حسرتکا | نہ پایا ایک بوسہ ہمنی روئی ماہ طلعت کا
مجھی کیا غم ہی گر شہرہ ہی میری بی نوائی کی | دیار عشق مین تہمت ہی رسوائی و ذلت کا
شب ہجر مین کیا مجکو حاجت ہی فتیلہ کی | جگر پر داغ روشن ہی جو اوس کی محبت کا
تری تلوار سی کافر مین اپنی قضا آئی | تو مومن ہون مجھی ملجائیگا تب شہادت کا
بہروسا ہے لا تقنطو پر چاہیئی ہمکو | کہ ہر دم جوش پر رہتا ہی دریا اوسکی رحمت کا
مری گیا اوٹہائی زندگی مین ناتوانی سی | کہ سب پر زور ظاہر تہا میری ضعف و نقاہت کا
لطیف خستہ ہم اب ہین ختم رسالت پہی ہم عاصیون کو اک ذریعہ ہی شفاعت کا

۹

شب فراق سی ہی تیرہ بار اسقدر
عالم ہی سرمہ آہ مین نخل چنار کا

تاریکی مزار سی کچھہ غم نہین مجھے
روشن ہی چراغ دل داغدار کا

پہرتی ہین ایک آن مین آنکھین جہنگ کی
سیکھا ہی طرز گردش لیل و نہار کا

بلبل نی عشق مین گل رعنا کی جان دی
کاٹو ہی چھوڑ کو بیچ بہار کا

سرگرم اختلاط رہون کیون نہ شب و روز
بنت العنب سی عقد ہی مجھہ بادہ خوار کا

کس غیرت مسیح نی مجھکو کیا شہید
خاک شفا لقب ہی جو خاک مزار کا

حاشا ہوس نہین مجھی عطر گلاب کی
یا رب عرق ملی گل رخسار یار کا

یاران رفتہ یاد ہوی وقت سیکھے
کیا نشہ کرکرا ہوا مجھہ بادہ خوار کا

لکھتا ہون وصف نقش قدم اوسکا اندنون
کیونکر نہ خوشنویس ہون خط غبار کا

بی فیض کوئی شی نہین اس باغ دہر مین
رہرو کو پھل ملا شجر سایہ دار کا

گلشن مین جب خیال بندہا روی یار کا
رنگ اوڑ گیا نظر مین گل نوبہار کا

سو بار صحن باغ مین آئی گئی خزان
سوکہا مگر نہ زخم دل بیقرار کا

دانا کو چاہیی نہ کبھی ہاتھہ سے چھوئے
گیسوی یار مین ہی اثر زہر مار کا

ادنی کو چاہیی نہ تنبیہ علی عطا کری
پایان نہین ہی رحمت پروردگار کا

آغاز خط نہین ہی ابھی خورد سال ہی
سادہ ورق ہی مصحف رخسار یار کا

کیونکر نہ بلبلونکو میسر ہی رنج ہو
گل ہی چمن مین آمد فصل بہار کا

زخم جگر کہلا ہی جو سہو لونکو دیکھہ کر
یہ بھی کوئی شگوفہ ہی فصل بہار کا

سودا ہوا چمن مین جو مژگان یار کا
نشتر رگ جگر مین چبہا نوک خار کا

سن

خالی نہین شجر بھی تیری سوز عشق سے
نشاہد ہی حال زار درخت چنار کا

اللہ ری وجود عدم کا کیا ثبوت
اسرار ہی یہی دہن تنگ یار کا

وعدہ خلافیون سی مین تنگ آگیا حضور
کیا پوچھتی ہو حال دل بیقرار کا

تلوونکی بدلی دلمین چبھی گا رقیب کی
خار مژہ ہی سبزہ ہماری مزار کا

عالم مین کیون نہ خون دل داغدار ہو
عاشق ہون تیغ ابروی خمدار یار کا

لالہ کہلا ہی تختہ سوسن مین دیکہنا
چشم صنم مین قہر ہی عالم خمار کا

یوہین رہین گے یار جو رنگت کے شوخیان
مہدی تمہاری خون کری گی ہزار کا

ہر شعر سی پڑہی جو کوئی حرف اولین
ورد زبان ہو نام لطیف نزار کا

پہلو سی جدا ہو نہ کبھی یار کسی کا
بیمار ہو ہرگز نہ دل زار کسی کا

اچھی نہین ابروی خمیدہ کی اشارے
کاٹی نہ گلا آپ کی تلوار کسی کا

کیونکر دل بیمار مین پہر جان نہ آجائی
ہی آب بقا شربت دیدار کسی کا

کس سنگدلی نی ہی میری خون کا پیاسا
واللہ نہین وہ بت خونخوار کسی کا

بیوجہ نہین خون روان دیدۂ تر سے
عاشق ہے لطیف جگر افگار کسی کا

جسطرح آج تیرا عاشق مضطر رو یا
اکدم بہی نہ کبھی ابر سیہ تر رو دیا

آج اتنا غم فرقت مین دن بہر رویا
گر گئی یار میری آگی سمندر رویا

اک جہان درد مصیبت سی برابر رویا
حال پر اونکی نہ اے چرخ ستمگر رویا

ضد تو اس شوخ دل آزار کی کوئی دیکھی
ہنس دیا صاف جو مین با دل مضطر رویا

تنہائی ایک ایک پہری ہنگ دیسی مری
مین جو بر نخل گلستان کی برابر رو دیا

جب لطیف جگر افگار کو آیا نہ قرار
جا کی سنگ در جانان سی لپیٹ کر رو دیا

گیسوی شب رنگ کا سودا ہی مجھکو پر بلا
رات بہر کیونکر نہ لہرا ہی میری سر پہ بلا

ہر طرف ہی عاشقون مین فتنۂ محشر بپا
ای صنم تو نی ملا کیون عطر فتنہ پر ملا

تہا خیال روی آتش رنگ جب ہنگام شب
شمع سوزان کیطرح میرا دل مضطر جلا

ذبح کر مجھ خستہ کو شمشیر ابرو سے مگر
او بت سفاک میری قتل کو خنجر نہ لا

داغ دل روشن ہی مانند شمع ہون خالی چراغ
فایدہ ہی کیا اگر گور غریبان پہ جلا

بود داۂ آہ آتشین سی ہی ہوا شعلہ بلند
باغ مین ہر آشیان بلبل مضطر جلا

مرحبا تو نی لطیف خستہ قاتل کی حضور
رکہہ دیا کس شوق سی اپنا تہ خنجر گلا

اگر ساغر می بہر نہ ہوگا
تو کیا کیا قلق اے پری دلبر نہ ہوگا

پہر پیر و تیری لعل نوشین سے آگی
کبہی خضر و لعل احمر نہ ہوگا

جواہر دی خمدار ہین طاق کعبہ
تو وان ذکر اللہ و اکبر نہ ہوگا

میری دشت مین ابجنون ہی وہ وسعت
کہ سر سبز ملک سکندر نہ ہوگا

جفائین نکر خوف کر ای ستمگر
بہلا کیا کبہی روز محشر نہ ہوگا

فروزان رخ ماہ گردون ہی لیکن
میری مہر انور سے بہتر نہ ہوگا

کبہی دیتی ہین ہم کرا ایوان گردون
در یار کی جیسے میرا سر نہ ہوگا

جو نہین نقاب اوسکی چہرہ پی اوٹہا
نمایان کبہی مہر انور نہ ہوگا

ہین ہون عاشق یار بید وہ کستین پہ
میری عشق کا شور گہر گہر نہ ہوگا

ستمگر تری زلف مشکین کا سودا ۵ حوالے ہی دیگی اگر سر نہ ہوگا

اگر وہ تسلی کی باتیں کرینگے
لطیف جگر خستہ مضطر نہوگا

ی یار دیکھا جو ہر تیغ نظر اپنا
ی پان ہی پڑی ویری سینہ سپر اپنا
با ہم ہم دیدار حسینان دل آزار
ہرگز نہ کبھی خشک ہو زخم جگر اپنا

تنہائی میں رہتا ہی لطیف دل خستہ
ہمراہ مری آٹھ پہر درد سر اپنا

مہ پر سوی دلبر بانگیا
خط تقدیر کا لکھا نگیا
ہم جہتی نہیں لبشر اوسکو
عشق جبکا کلیجہ کھا نگیا
دیکھتے ہی میں ہوگیا بیہوش
درد دل یار سے کہا نگیا
ی مد دپاؤں کی توکیا او خار
اپنی دل کا تو آبلہ نگیا
کسی روز ای مسیحا خوبی
چاند سا منہ مجھے دکھا نگیا
ان تیغ ہونٹوں پہ آگے لیکن
یار کا پیشہ جفا نگیا
روی چلا لی ہم روز فراق
درد پہلو سی جب رہا نگیا
ں دیا تیغ اوسکو پیار وس سے
ایک بوسہ مجھے دیا نگیا

ای لطیف جگر کباب کبھی
شاعری کا دلو لہ نگیا +

ق نگاہ یار نی مجھکو جلا دیا
گردون نی پیس پیس کی سرمہ بنا دیا
ب آہ سے تیغ باغمین رخ گلگون دیکھنا
کتنے یہہ داغ دلپہ ہماری لگا دیا

کس لالہ رو نی یا غمین چہرا دکہایا — کسنی یہ داغ دلپہ ہماری لگا دیا

پیغام بر نی وصل کا مژدہ سنا دیا — بیمار تہا مسیح نے آکر جلا دیا

ساقی نی مجکو جام مئی ناب کا دیا — یا آکی خضر نی مجہی آب بقا دیا

قاصد نی آج مجکو خط یار لا دیا — احوال درد صفحۂ دل سی مٹا دیا

چہرہ سی جب نقاب مبارک اوٹہا دیا — گلزار بحر خزان کا نمونہ دکہا دیا

کسنی شراب ناب کا ساغر پلا دیا — آب بقا کو دل سی ہماری بہلا دیا

اوس شعلہ رو نی جب رخ روشن دکہا دیا — موسا ہی نی طور کا جلوہ دکہا دیا

جیسی چبہی ہین خنجر تمہاری نگاہ مین — نظروں سی مجہہ غریب کو اتنا گرا دیا

اٹہون پہر ہی گوشۂ تربت نگاہ مین — ہجر بتان نی گور کناری لگا دیا

مستی لگاکی اوس بت آئینہ رو نی آج — عالم کو صاف مجلس حیران بنا دیا

بوسہ کا جب سوال کیا ہاتہہ جوڑ کر — اوسنی کہا جواب مجہی بر ملا دیا

افسوس یا نصیب کہ شور آب چشم نی — دم مین شراب ناب کو سرکہ بنا دیا

تشبیہ گیسوئی رخ رنگین کی فکر ہی — لالہ نی طرہ کی طرہ سنبل سمجہا دیا

پوچہی حقیقت چمن خلد ہمنی جب — کوچہ کو اوسکی باد صبا نی بتا دیا

ہی جیسی یار کی قدر اندازیون کی دہوم — لخت جگر کو ہمنی لٹا نہ بنا دیا

سنتی نہین ہو حال دل زار کو سبہی — کس سنگدل نی آپکو پتہر بنا دیا

جب عشق زلف یار کا زنجیر پا ہوا — وحشت نی طرہ کی طوق گلیمین پہنا دیا

بالائی سطح خاک میری چشم زار نی — آنسو بہا بہا کی سمندر بنا دیا

ہے دم ہوا مین گلبن عالم مین سر خرو — وسنی جو آج پانکا ٹپر الہلا د

بخیر دینگو ای حضور ملی دولت وصال ॥ ہم تو غریب ہین ہمین بوسہ دیا دیا

افسوس ای لطیف تجھی بخت زشت نی
ایسے طرح سی قید بلا مین پھنسا دیا

سیر چمن کو آپ نہ آئی تو کیا ہوا ॥ صدمہ نہ اپنی اوٹھائی تو کیا ہوا
ہر روز خون کرتی ہین اطفال برہمن ॥ گنگا مین ڈوب کر جو نہائی تو کیا ہوا
غصہ مین بوسہ آنکھونکی پائی تو کیا ہوا ॥ بادام تلخ ہاتھہ مین آئی تو کیا ہوا
صورت دکھا کی دورسی تشریف لیگئی ॥ شکل خیال آنکھونمین آئی تو کیا ہوا
بی لطفیونمین لطف ملاقات بھی نہین ॥ جیسا حسب جو بیدلی سی تم آئی تو کیا ہوا
دل مبتلائی زلف رسا ہی تو کیا ہوا ॥ کالی بلا سی کام پڑا ہی تو کیا ہوا
اللہ سی آرزو ہی کہ یہ خون ہو دل مرا ॥ ہاتھونمین اونکی رنگ حنا ہی تو کیا ہوا
ناراض وہ خدا ہی دو عالم نہ چاہیے ॥ ایک طفل برہمن جو خفا ہی تو کیا ہوا

سب کہوکی لطف دولت ایمان نقد دل
جیتا ہوا لطیف بچا یا تو کیا ہوا

غزل

پھر شعر دیدہ مین جوش جنون پیدا ہوا ॥ شکر حق بلگیت پیدا نہ پر قیصر ہوا
جب نقاب اولٹا رخ گلرنگ سی اوس شوخ نی ॥ زعفرانی شرم کی ماری گل رعنا ہوا
دست رنگین سی تمہاری شوخ اتنے ہو گئی ॥ مہندی کی چور و نکو دعوای ید بیضا ہوا
ساقیا محفل مین گر میکش نہین تو کیا ہوا ॥ زندگی کا ہی بھری لبریز پیمانہ ہوا

خون دل روتا نہین ہو جبہر دم ای لطیف

دہوئی ہین ہمسن نامۂ اعمال کا لکہا ہوا

مہربان مجہ پر جو شب وہ ماہ پیکر ہوگیا
نحس تہا طالع کا اختر سعد اکبر ہوگیا

سنکی وصف روی جانان ہوگئی مشتاق ہم
نی پڑہی قرآن گویا آج از بر ہوگیا

اوٹہہ گیا جسدم رخ پر نور جانان سی نقاب
آسمان پر مشعل ماہ منور ہوگیا

اورکیا ہوگی لب و دندان جانان کی نمود
لعل پہیکا ہوگیا بی آب گوہر ہوگیا

جان ریکہ کشمکش سی غم کی پائی ہی نجات
سر ولا تب قلعۂ ہستی یہان سر ہوگیا

چار دن کنج قفس مین چین سی بلبل رہی
صحن گلشن مین گذار باد صرصر ہوگیا

وادی وحشت مین جب نالان ہوئی ہمرای لطیف
دامن دشت جنون دامان محشر ہوگیا

ساقی نی کیا سمجہ کی مجہے جام سر دیا
بدمست کرلیا تو ابہی بس مین کرلیا

ساقی نی چشم مست سی بدمست کر دیا
بیخود کیا تو ہاتہہ سی نقد جگر لیا

جان آگئی جو کوچۂ قاتل مین سر دیا
سر کیا دیا کہ قلعۂ ہستی کو سر کیا

خندان جو اوسنی جانب دریا گذر کیا
دانتون نی موتیون کا جگر آب کر دیا

بار گران سمجہ کی جدا تن سی سر کیا
زخمی ہین تو منت قاتل نی کر دیا

جب مہربان حال وہ نازک قمر ہوا
تابہ نگاہ مہر سی چاک جگر ہوا

کس نازک غنچہ طور نی موسی سی پوچہہ کی
گلشن مین گل چراغ گل و لالہ کر دیا

باد خزان نی بلبل ناشاد کی طرح
افسوس ہی لطیف کو برباد کر دیا

استراحت ہین فرماے گا
راحت اندہیری ہی کہان جای گا

گہر مین غیر کی اگر جائے گا
ایکدن مفت دغا پائے گا

خیر اب یار چلے جائے گا
فاتحہ پڑہنی کو پھر آئے گا

نعش پر میری پس مرگ عبث
آنسو آنکھونسے نہ برسائے گا

ہمکو خالق نے دیا ہی وہ حسین
دیکھے گا اوسی عشق کہائے گا

سنبل زار پریشان ہوگا
زلفین گلشن مین نہ بکھرائے گا

آئی وعدۂ فردا کیسا
یون کسے اور کو بہلائے گا

اپنی ہم جنسون مین عزت ہوگی
نظر لطف جو فرمائے گا

عاشق زلف مسلسل ہی لطیف
کوئی زنجیر اوسی پہنائے گا

ہماری ساتہہ جو وہ گلبدن نہین جاتا
تو سیر باغ سی رنج و محن نہین جاتا

کیا ہی عشق نی بیہوش جسکو ای نادان
وہ وعظ و پند سی ہوشیار ہو نہین جاتا

ناو نالہ مین بلبل کیطرح مرتا ہون
ترا غرور جو ای گلبدن نہین جاتا

دوا ہی عاشق خودرفتہ ہی وصال حبیب
کہ چارہ گر سی یہ دیوانہ پن نہین جاتا

مین جنہونکو سلام و پیام کیا لکھون
کہ نامہ بر کوئی سوی وطن نہین جاتا

لطیف کیون نہ مرون رنج سے یہان نالان
بسوی روضۂ شاہ زمن نہین جاتا

ہم مست ہین خیال نہین نام و ننگ کا
ایمان و آبرو ہی ہین پیالہ بنگ کا

گیسو ہی مجکو یاد کسی گوری رنگ کا
بیڑی پنہا دو شوق ہی قید فرنگ کا

گیسو ہی مشک فام ہین رخسار صاف ہی
گوانڈہ ملا ہوا ہی ختن سی فرنگ کا

اب اور بھی ہی زینت گلزار حسن کی ۱۴ آغاز ہی بہار خط سبز رنگ کا

خال سیہ نہین ہی رخ یار پر لطیف
شہزادہ حبش رخ روم مین ہی شاہ زنگ کا

روبرو جو ٹھی عارض پر نور کیا ہوا آفتاب
زرد رو ہی باعث غیرت سے آیا آفتاب

ای پری رخ حسن وہی آتشین ہی دل فریب
دیکھتی ہی کیون نہو محو تماشا آفتاب

جب سی مونہہ اوس ماہ کا ہی زیر دامان نقاب
آفتین سر پر میری لاتا ہی کیا کیا آفتاب

جام می ساقی نی خود بہر بہر کی پی مست دی
یا الٰہی ہی کدہر سی آج نکلا آفتاب

سبز نگیا دل مین خیال روی انور اسقدر
ہوگیا ہی اہل عالم کو تماشا آفتاب

غزل

روز فراق کیون میری پیچھی پڑی ہی دہوپ
جب دیکھتا ہون سامنی اپنی کھڑی ہی دہوپ

ملتی نہین ہی سایہ دیوار مین پناہ
کیسی ہوا ہی گرم ہی کیسی کڑی ہی دہوپ

چنگاریان اوڑتی ہین درختون سی جای گل
باغ جہان مین چہوٹتی ہوئی پہلجڑی ہی دہوپ

طاقت ہی سوز آتش دلسی لڑی گی کیا
خود آگی چلی ہی میری پاؤن پڑی ہی دہوپ

اب رات کو تو آگ نہ برسیگی اسطرح
دن ڈہل گیا ہی اور یہان دو گہڑی ہی دہوپ

انسان جل رہی ہین نہی جان ہین گواہ
ہی وحش وطیر کو بھی شکایت کڑی ہی دہوپ

اوس رشک مہر کا جو شب ہجر تہا خیال
مین چاندنی کو دیکھہ کی بولا بڑی ہی دہوپ

حصہ نہین عناصر اربع مین آگ کو
باقی کی تینون حرف کی پیچھی پڑی ہی دہوپ

سادی مکان صبح سی تنور ہو گئے
جیسی ہی شام دور ابہی کم پڑی ہی دہوپ

وہم و خیال ہی کہ جو زندہ بچے کوئی
ایسی ہی تیز اور اگر دو گہڑی ہی دہوپ

نسب جل رہی ہین آتش خورشید مین لطیف
کس سی کہین کہ پیچھی ہماری پڑہی ہی دہوپ

اب تڑپنا ہی عبث مرغ قفس آپ سی آپ
دلمین صیاد کی آتا ہی ترس آپ سی آپ

عکس افگن تو نہین یار کی گیسوی دراز
لمبیان آج جو بہرتا ہی فرس آپ سی آپ

ہاتہ پہیلاتی ہین دینار کی خاطر ہر جا
زرد ہوجاتی ہین ارباب ہوس آپ سی آپ

دن رہائی کی قریب آ ہی اسیرو شاید
کہل گئی آج جو در ہای قفس آپ سی آپ

ہون وہ رہرو جو بچہڑتا ہون کبہی قافلہ سی
ڈہونڈتی پہرتی ہی آواز جرس آپ سی آپ

موسم گل کی خبر لائی ہی کیا باد صبا
چہچہاتی ہین جو مرغان قفس آپ سی آپ

یک بیک قتل کیا نیم ادا سی مجہکو
آگیا دلمین جو قاتل کی ترس آپ سی آپ

ساقیا عار ہی میخانہ کی جانی سی مجہی
لیگئی بادہ گلگون کی ہوس آپ سی آپ

شعلہ روی صنم کا جو تصور آیا
جل اوٹہا شمع صفت تار نفس آپ سی آپ

تاک مین بلبل نالان کی عبث ہی صیاد
عشق گل مین ہی وہ محبوس قفس آپ سی آپ

ساتہ اپنی ہی کہین روح شہیدان تو نہین
ہر قدم پر جو پہڑکتا ہی فرس آپ سی آپ

جذبہ دل اسی کہتی ہین کہ وہ آج مجہی
پانچ بوسون کی عوض دیتی ہین دس آپ سی آپ

شعلہ آہ جگر سوز سی صیاد میری
خاک جلکر ہوا ہی کنج قفس آپ سی آپ

ہی پیش نظر ابروی خمدار کی صورت
پہر دم نہ کہا ہی کوئی تلوار کی صورت

ایسی گل مین ہوا اسکو کہی کاشتا تو میرا نام
اغیار کی آنکہو نہین چہبون خار کی صورت

انکھوںکاہی اوس گل کی مجہی جیسی تصور / بیمار ہوں مین نرگس بیمار کی صورت

شاہد ہین مگر انکھہ سی دیکھی نہیں ہمنی / عنقا کی طرح ہی کمر یار کی صورت

اتنا نہ کبھی شوخ دل آزار نی پوچھا
کیسی ہی **لطیف** جگر افگار کی صورت

منظور ہی زلفوں کی تیری وصف و ثنا آج / پہندی مین تیری طائر مضمون پہنسا آج

دل گیسوی پیچان پہ کہان جا کی پہنسا آج / افسوس ہوا تو ہی گرفتار بلا آج

لکہون جو خطِ سبز تبسم کی مین ثنا آج / زنگار پہ طوطی ہی کاغذ ہو ہرا آج

لکہا جو کتابِ صفتِ روی صفا کو / ہر صفحہ بستان ورقِ مہر ہوا آج

یہ فیض ہی وصفِ رخِ پرنور محمد
ہی خلق مین مشہور **لطیف** اور صفا آج

یا خدا اوس سی جو اغیار کرین چار نظر / وہ تو آنکھیں نہ ہین اور ہو بیکار نظر

نظر یار سی کی مینی جو دو چار نظر / چشم نرگس سی سوا ہو گئی بیمار نظر

بلبل زار جو دیکہی گل عارض کو کبہی / پہر تو ہرگز نہ کری جانبِ گلزار نظر

قتل عاشق کی لئی ہی خم ابرو کافی / کیجیی گا نہ کبہی جانبِ تلوار نظر

خاک آنکھوں کی ملی خوب **لطیف** خستہ
روضۂ سبطِ نبی سی جو ہو دو چار نظر

اب الگیا ہی میرا جو دل گوری رنگت پہ / تسخیر کا ارادہ ہی ملکِ فرنگ پر

نمرہ ابہی حضور مین مجرا کری مگر / وہ نا مرد تو میل کری ناچ و رنگ پر

جیب سی نظر مین غمزہ ابروی یار سی / آنکہیں جو بڑھی ہوئی ہین کمان و خدنگ پر

فصل چمن کبھی ہی کبھی موسم خزان ہے کیفیت زمانہ نہین ایک رنگ پر

میرا علاج خضر سے دریافت کیجئے مرتا ہون بیگناہ کسی سبز رنگ پر

ہم پائتین کھڑی ہون سرہانی کھڑی ہی نعش عجیز سوتا ہی دیکھین کون تمہاری پلنگ پر

اچھی نہین حضور کی آتش مزاجیان ہم خاک ڈال بیٹھی ہین ناموس ننگ پر

ٹھہرا نہین فقیر کو منظور بعد مرگ لکھا نہ جائی نام میرا لوح سنگ پر

کالی ہی اے لطیف جو بندی خدا کی ہین
ناحق ہی پھر مزاج اونہین گوری رنگ پر

حاصل ہی ہمکو ساقی کوثر سی اختلاط جنت مین ہمکو ہوگا پیمبر سے اختلاط

ہین جیسی گرمیان بت بحران کی جوش پر بستر سی ارتباط ہی چادر سے اختلاط

دربار مین حضور کی پہونچون نہ کسطرح دربان سی ارتباط ہی افسر سی اختلاط

جیسی ملازمت ہی جناب حضور کی خاقان سی ارتباط ہی افسر سے اختلاط

طوفان سیل اشک مین غوطی نہ کہاؤنگا کشتی سی ارتباط ہی لنگر سے اختلاط

یہ واسطہ ہی اپنی شفاعت کا اے لطیف
شبیر سی ارتباط ہی حیدر سی اختلاط

یا الٰہی بیٹھی بیٹھی ہوگیا آزار شمع ہی دل مضطر کو میری سوز حال زار شمع

خاک جلکر ہوگیا ہی حسن مین صبر و توان برق خاطف سی سوا ہی شعلہ گلزار شمع

جب دل سوزان سی نکلا دود آہ آتشین ایکدم مین ہوگیا گل شعلہ رخسار شمع

پوچھ لو پروانون سی ہی سوزش درد لطیف
ہی صدائی سوزش گل سی ہی اقرار شمع

ابر و باران مین تڑپتی ہی جو بیتابانہ برق
شعلۂ برق رخ روشن سی ہی دیوار برق

یا خدا اس ابر مین کس شعلہ رو کی ہی تلاش
ہر طرف جو کوندتی پھرتی ہی بیتابانہ برق

چھوٹتا ہی میکشونکی ہاتھہ سی جام شراب
یا الٰہی اب نہ تڑپی جانب میخانہ برق

آب طوفان کا اگر ارض و سما پر جوش ہو
شوق سی دل مین میری لی آئی آتشخانہ برق

ابر مین زیر فلک نکلو نہ سر کھولی ہوی
چارسو ہی شعلہ افشان آج بیتابانہ برق

سرد ہی نار جہنم گرمی دل سی میری
اب بنائی خانہ گردون مین آتشخانہ برق

لو لگی ہی شعلہ شمع رخ پر نور سے
کیون نہ تڑپی صورت پروانہ بیتابانہ برق

خوف اگر ہو شعلۂ آہ جگر ہی ای **لطیف**
ابر مژگان ہی میری پیدا کری یارانہ برق

رخ نگار سی ہین شرمسار لالہ و گل
صبا کی کھائین طمانچہ ہزار لالہ و گل

چمن مین کون نہین ہی سوائی بلبل کی
نثار عارض رنگین یار لالہ و گل

لگاون آگ مین گلشن مین آہ سوزان سی
جلاون خوب برنگ چنار لالہ و گل

نہ ایک داغ جگر ہو تو فایدہ کیا ہے
مزار پر ہون اگر دو ہزار لالہ و گل

نہ چمن عاشق رخسار یار کو ہوگا
کرین گی باغ مین کیا بیقرار لالہ و گل

جو ای **لطیف** وہ رشک چمن کبھی آئی
تو خاک قبر سی نکلین ہزار لالہ و گل

جھک جو بوسہ لب جان بخش پائین ہم
اعجاز عیسوی کو نہ خاطر مین لائین ہم

پی لین سیر باغ کو کیا خاک جائین ہم
لی گلو نکی داغ پر اب داغ کھائین ہم

منظور ہو جو غیر سی پردہ حضور کو
تا زنگاہ کی اہی چلمن بنائین ہم

کریں ابدار کی جوہر دیکھائین آپ | ۱۹ | ار ستم کی داستان کہانی سنائین ہم

یاران ہمدم جلاتی ہین دل لطیف
صحرا کو جائین آگ وطن مین لگائین ہم

عبث اوس بت کو دی بیٹھی جگر ہم
شہ سمجھی صورت نفع و ضرر ہم

الٰہی وہ بت خود بین ہی بر ہم
بہت اچھا ہو مر جائین اگر ہم

طلب کرتی ہین بوسہ بیخطر ہم
مزاج یار سی ہین بے خبر ہم

کہان ہی مشک چین سی نسبت زلف
خطا پر ہین خطا پر سر بسر ہم

یہ آبادی سی نفرت ہو گئی ہی
در و دیوار سی ہوتا ہون درہم

لکھا رکہا ہی پاس اپنی خط شوق
نہین پاتی ہین لیکن نامہ بر ہم

کرین شور و فغان مرغان گلشن
جو کھینچین دل سی آہ پر شرر ہم

نشانی یار کس پہلو سے لیکن
کہ پاتی ہین نہین اونکی کمر ہم

جفاؤن پر تمہین دینگی دعائین
ستمگریان نہین ہین کینہ ور ہم

جگر و ٹکڑی اپنا دیکھتے ہین
شب فرقت مین ای رشک قمر ہم

دل مضطر کو شوق نامہ بر سے
نظر سے کہتے ہین اکثر راہ پر ہم

حوالہ عشق کی ہی جان و ایمان
زمانی مین ہین کتنی بیجگر ہم

سمجھتے ہین رخ مصحف نما سے
خط رخسار کو زیر و زبر ہم

لطیف خستہ سی کوئی نہ بولی
مزاج ناتوان ہوتا ہی برہم

بر آئی مراد دل سے لگے مین | مونہہ چوم لیا ہنسی ہنسی مین

کیا خاک مزا ہو دل لگی مین
ابرو سے یہ نوک جھونک کیون ہی
اوس شوخ کو تیر ہوان پر س ہے
اوڑتی ہو بات بات مین تم
گلزار مین شب کو ہنس رہے ہو
عاشق ہی وہ کیون نہ دور ہا گین
ذرات غبار راہ بن کر
پہلو سے جو صبحدم اوٹھی وہ

رہتے ہین کدورتین سینے ہین
تلوار سے چلے یہ دل لگی مین
ہوتی ہی قیامت اس صدی مین
پرواز کہان ہی یہ پرے مین
کیا پھول کھلے ہین چاندنی مین
کب ہی انسانیت پرے مین
خورشید و قمر ہین اردلی مین
روئی دہوی ہنسی خوسی مین

دل دیکے لطیف جان کہوئی
جو جمین تہی رہ گئی وہ جبین

جو غیر آئین تو اونکو امید وار کرین
پیام مرگ رسید ست و جان بلب داریم
نہ آئین چھیڑنی کو وقت نزع بات ہی
اسی سی ہم نہین جاتی ہین بزم عشرتین

یہی ہی شرط مروت کہ ہمکو خوار کرین
تمہاری آنی کا کب تک ہم انتظار کرین
وہ جسکو چاہتی ہین آپ اوسی کو پیار کرین
کہین نہ غیر سمجہہ کر ذلیل و خوار کرین

لطیف نام غفور الرحیم کی صدقی
گناہ گار نہ رو رو کے حال زار کرین

سو کبہہ کر کانٹا ہوا ہون موسم گلزار مین
نقد جان جب لٹ گیا دولت سرای یار مین
ضعف نی جانی سی روکا مجہکو ہی یار مین

دیکھنا تو ہی چبھون گا دیدۂ اغیار مین
داغ کہائی آرزو ہی درہم و دینار مین
حسرتین ہین دلسی ہی باقی دل بیمار مین

درد پہلو نی کیا مجھو دیہ ہجر یار مین
داغ دلپر پھول مجکو ہوگیا گلزار مین

کس گریبان چاک نی ای سنگدل بلوای کد
خون کی چھینٹین پڑی ہین دامن و دیوار مین

آتی ہی کیا کوچہ گیسوی مشکین سی ہوا
بس گیا ہی عطر سنبل ہر در و دیوار مین

ای سہی قد آتش گل نی جلایا اور بہی
کیا قیامت ہی بہار موسم گلزار مین

عشق مین ہم اوس بت نا آشنا کی ای لطیف
ہوگئی رسوای عالم کوچہ و بازار مین

پیچ گیسو کو دیا کرتے ہین
بل کی سنبل سی کیا کرتے ہین

ساغر مے جو یاد کرتی ہین
ہمکو بدمست کیا کرتے ہین

آپکی شیفتہ و عاشق زار
نام لیکی جیا کرتے ہین

جنکو عہدہ پہ دار جہان
ہای دل چھین لیا کرتے ہین

ہم خیال لب رنگین ہین مدام
خون دل بار پیا کرتے ہین

کیون نہو عاشق گیسو لے دم
پیچوان آپ پیا کرتے ہین

ماہ رویون کو بصد یاس لطیف
دور ہی دیکھہ لیا کرتے ہین

بارہا ہمسی کہا کرتے ہین
دل تمہین پر تو فدا کرتی ہین

وسوسہ ہمکو رہا کرتا ہے
غیر کیا عرض کیا کرتا ہی

جب وہ گلشن مین ہنسا کرتے ہین
غنچہ تصویر مردہ ہوا کرتے ہین

شکوہ سوز جگر ہے کسکو
شمع کی پھول جہڑا کرتے ہین

دیکھہ کر دل کی مرے بیتابی
غیر بے چین رہا کرتے ہین

تغیر ہی حال دل زار لطیف
آپ بیٹھی ہوی کیا کرتی ہین

بسر زلف رسا ہی اور مین ہون
شب تار بلا ہی اور مین ہون

آ لطے سنگدل کو موم کرنا
بت نا آشنا ہی اور مین ہون

یہی کہتی ہی مجھسے شام فرقت
کہ اک کالی بلا ہی اور مین ہون

اغثنی یا غیاث المستغثین
گروہ اشقیا ہی اور مین ہون

تکلف کس سی کرتا ہی تو اے ماہ
لطیف ناصفا ہی اور مین ہون

خادم ہون خاکسار ہون مو ضعیف ہون
لله منہ سنبھالی قبلہ شریف ہون

آلودہ گنہ ہون سراپا کثیف ہون
لطف خدا ہی پاک اگر ہی لطیف ہون

امسال اس حقیقی مین تشریف لائی
ہم سن ہی جان جان کہ جل کی حریف ہون

بہاری رہا مین سنکی نگاہون مین عمر بہر
ملکا نہین ہون گو کہ نحیف و نزار ہون

ناحق بیان در پستانی مین کس لئی
الله مین تو تابع شرع شریف ہون

شاعرون مین نہ گنین مجکو نہ انسانون مین
ایک مدت سی مین مشہور ہون حیوانون مین

واہ ای وحشت عشق آ ہ بیابانون مین
ادمی زاد بہی معروف ہی حیوانون مین

خوب جی بہرکی مین آواز انا الحق سنتا
شہرتی یہ منصور سیری کانون مین

دل جلتی ہی جو پڑی وہ سطر ای باد صبا
آتش گلشنی وہ ہوا ان وشتی گلستانون مین

شاعرون مین نہ گنین مجکو نہ انسانون مین
ایک مدت سی مین مشہور ہون حیوانون مین

محتسب دیکھیی کس کسکو سزا دیتا ہے
ساغری پی کی سبھی مست ہین میخانون مین

سر دمے میرے نکل آئی رگ سنگ مسیحا بخدا
جان بہ لب ہین تیری بیمار شفا خانون مین

وصف آئینہ رخون کی جو رقم کرتا ہون
شہرت صاف بیانی ہی سخندانون مین

رند مشرب ہین یہان کسکو سمجھتی ہین ہم
مرتبہ شیخ کا ہوگا تو مسلمانون مین

فیض سی نادر مرحوم کی ای بخت لطیف
بات اجتک نہین بگڑی ہی سخندانون مین

کیا فصل ہی کیا خوب بہار چمنستان +
گلزار مین بشاش ہین ہر مرغ خوش الحان

رنگ رخ گل گوہر شبنم مین عیان ہی
پہنی گئی ان موتیون نی لعل بدخشان

کیا فیض صبا ہی کہ جو ابر کا گلزار منو
خوشبوی گل نسیم سی ہر دم ہی پریشان

شبنم کا نیا لطف ہی گلہای سمن پہ
پہلے ہوئی ہین چاندنی مین گوہر غلطان

ڈوبی ہوئی ہین رنگ مین سب انکی قبائین
کیا فصل چمن مین ہی بہار گل و ریحان

ہر شاخ پہ بیٹھی ہوئی پہرتی ہین غزل یہ
اوصاف مین وہ گل کی ہر یک مرغ غزلخوان

یہ شوکت گلزار تو یہ رونق بستان
وہ گل ہین تو یہ عطر بہار چمنستان +

وہ عطر تو یہ بو ہین جو وہ گل ہین تو یہ عطر
وہ عطر تو یہ روح جو وہ روح تو یہ جان

وہ ابر یہ جوہر ہین جو وہ بارہ تو یہ گہاٹ
وہ تیغ وہ دم ہین تو یہ خنجر بران

وہ بحر صفا ہین تو یہ ہین کان جواہر
وہ در عدن ہین تو یہ ہین لعل بدخشان

وہ لعل یہ یاقوت وہ الماس یہ گوہر
وہ صفحہ بلور تو یہ [illegible]

وہ برق تو یہ صاعقہ وہ ابر تو یہ آب
وہ آب تو یہ صبح صفا ہین رخ خوبان

وہ صبح صفا ہین تو یہ ہین مہر منور
وہ شام جہان ہین تو یہ ماہ درخشان

وہ ماہ تو یہ صبح جو وہ صبح تو یہ عید
وہ عید تو یہ عیش دل صوم گذاران

وہ حال تو یہ قال جو وہ عارف تو یہ کامل
وہ عابد و زاہد تو یہ ہیں خاصۂ یزدان

وہ نسخۂ عیسی ہیں تو یہ دست شفا ہیں
وہ مصحف بیضا ہیں تو یہ معنی قرآن

وہ بادہ ہیں یہ نشہ وہ راحت یہ مسرت
وہ جام تو یہ جم ہیں وہ وحدت تو یہ عرفان

وہ تیغ ہیں یہ عزم ہیں وہ رزم ہیں یہ عزم
وہ لطف ہیں یہ کام ہیں وہ تیر یہ قہرگان

وہ زر تو یہ اکسیر وہ اکسیر یہ قدرت
وہ چشم تو یہ روشنی مردم انسان

وہ سر تو یہ سینہ جو وہ سینہ تو یہ پہلو
وہ پہلو تو یہ دل ہیں جو وہ دل ہیں تو یہ جان

وہ جان یہ طاقت جو وہ طاقت تو یہ ہمت
وہ ہمت عالم تو یہ ہیں ہیبت انسان

وہ عدل تو یہ داد و بخشش یہ سخاوت
وہ لطف تو یہ رحمت دلہای غریبان

وہ اوج ہیں یہ عرش ہیں وہ لوح یہ خامہ
وہ رتبۂ اعظم ہیں تو یہ منزل کیوان

وہ شاہ زمانہ ہیں یہ اسکندر دوران
وہ قیصر و خاقان ہیں تو یہ جاہ سلیمان

وہ گلشن عالم میں رہیں پھولتے پھلتے
سنبل کی طرح اونکی ہون بدخواہ پریشان

سامان ہیں سب لطف الہی کا خدایا
وہ ساز خوش آہنگ ہو یہ پردۂ عرفان

جلوۂ یار گلعذار نہیں
باغ میں موسم بہار نہیں

بادہ ہی سبزہ رخ گلگون
گرچہ سبزہ سر مزار نہیں

وان ہی آراستہ صف مژگان
مصلحت اپنی تو کار زار نہیں

بے سبب تنگ کرتی ہو ہمکو
منصور بال کار نہیں

انکھوں میں غیر کی کھٹکتا ہون
گو کہ ظاہر میں نوک خار نہیں

رخ مہ دشمن سی بام گردون پہ — کیا مہ و مہر شرمسار نہین
کب تصور مین آتش رخ کی — سوزش عشق شعلہ بار نہین
جا بجا مین ہوا پہ اوڑتا ہون — ناتوان ہون سبک ہون بار نہین
خاک پر ہی بنا ہی قصر جہان — تا کہ سمجھی کہ جز غبار نہین
گوہر نقد دل سوا تیرے — ماہ و خورشید پر نثار نہین
طفل اشک آج نکلی آتے ہین — آنکھ مین بھی انہین قرار نہین
غیر اوس گل کی ای نسیم چمن — سیر گلزار مین بہار نہین +
کوئی یان خیر خواہ پاک لطیف — مونس و یار غمگسار نہین

برق آفت جو بتون کی نگہ تار نہو + — ہدف تیر بلا عاشق جانبار نہو
ہے یہی مد نظر فاش مرا راز نہو — طفل اشک آنکھ سی گر کر کہین غماز نہو
خون دل جب کی مرا شہر مین تک پہونچی — گر عقیق لب جان بخش مین اعجاز نہو
بوسہ ہای لب جان بخش کا بیمار ہون مین — کبھی عیسی سی علاج دل ناشاد نہو
چشم مشتاق مین آئی جو تصور تیرا — ساتھ پردون مین رہی فاش کبھی راز نہو
قصہ طور و تجلی ہی ابھی یاد مجھے — سرمہ آلودہ کسیکی نگہ ناز نہو
پھر لگائی آگ ای رشک نظر کا تیری — تشنہ لبا پر کو کبھی طاقت پرواز نہو
نقد دل وز دحنا کی نہ کبھی ہاتھ لگے — دست رنگین سی تیری یار اگر ساز نہو
جان نکلیگی تن زار سی غمزہ کرکے — نزع کیوقت خیال بت طناز نہو
خانۂ تن سی مری روح نکل ہی جاتی — ایکدم اور در یار اگر باز نہو
دل مرا چھین لیا خوب کیا یاتون بیت — اوس سا معشوق نہین کہتا ہی جو دم باز نہین

داشتہ دل نہین ممکن رہے حسرت مین
دہن غنچہ تصویر سے کبھی آواز نہو

بستہ ہوگیا عاشق رنجور کی ماتم کا طلسم
شیشہ گون کیون فلک شعبدہ پرداز نہو

طایر دل کو ہوی ہی جو رہائی مشکل
مژہ یار کہین پنجہ شہباز نہ ہو

الامان مانگتی ہی برق شرر بار اس کے
آہ عشاق ستم شعلہ آواز نہ ہو

دفتر زر کا وہ مشتاق ہون ساقی مین زاہد
سر سی توڑون در میخانہ اگر باز نہو

ہمسے نالون ہی مین قمری نہی جیت **لطیف**
سرو سی بیش قد یار سرافراز نہو

حضرت حق سی ملی دولت عزت مجکو
کیمیا ہوگئی خاک رہ ذلت مجکو

ای پری رو نظر آتی ہی قیامت مجکو
آفت جان ہی سیاہی شب فرقت مجکو

کیا قیامت ہی تیری گرم مزاجی الفیج
ابھی ورق کرنی لگی آگ کی حرارت مجکو

گرم رفتار ہی وہ سرو چراغان جب سی
نظر آنی لگی آثار قیامت مجکو

بوسہ روی عرقناک ملا غصہ مین
گھول کر زہر دیا آپ نی شربت مجکو

رات بھر فرقت محبوب مین پیچ و تاب ہون
یاد آتی ہی جو وہ چاند سی صورت مجکو

آج ہمسایہ سی ہی وعدۂ فردای وصال
نظر آنی لگی کچھ صورت صحبت مجکو

صدقہ اپنی لب جان بخش کا ای رشک مسیح
کہدو تا مرگ رہی اب نہ حرارت مجکو

خط تقدیر مین ہی عارضۂ عشق **لطیف**
ای طبیب آگئی نہی نسخۂ صحت مجکو

معرفت سی ہین دل اہل حقیقت آئینہ
اونکی دل رتبہ ہین اونکی حقیقت آئینہ

دیکھ کر تیری صفائی رخ کو صورت آئینہ
بن گیا ہی صفحہ تصویر حیرت آئینہ

[illegible]ت عشق جابین صاف کی مارے مجھے
عارض پر نور سی بیجا ہی دعوائی صفا
سبزۂ خط بتان جوہر سی بہتر ہی کہین
جلوہ گر رہتا ہی دلمین عارض پر نور یار
کیون نہ عالم مین غبار دل کا باعث ہو قریب
حیف ہی دل تو ہمارا سو تب رقت سی جلے
اپنی صورت دیکھ کر بگڑا جو وہ نازک مزاج
رد کشی مشکل ہی رخسار بتان ہند سے
جب سی اوس سحر صفائی شوق آرائش کیا
دشمنون کو دیکھ کر سکتہ نہو جاہی کہین
روی رنگین دیکھتا ہی دمبدم وہ رشک حور
پردہ اوٹھ جاہی ابھی رخسار روی یار سی
پر تو افگن ہو اگر عکس رخ سیمین یار
منہ دیکھانا عاشق حیران کو لازم ہی نہین
آبداری اسکو کہتی ہین کہ چشم خلق مین
سی ملتی ہین کبھی زلفین بناتی ہین کبھی
عکس عارض سی ہی ہر دم جلوہ گر نور خدا
مسجد دم ہی روبروی مصحف رخسار یار
شرم سی زانو پر اوس کافر کی پیشانی نہین

اے پری زیبا ہی جاہی لوح تربت آئینہ
جا کی اسکندر سی بہر نوای صورت آئینہ
آگی اوس رخ کی نہین رکھتا حقیقت آئینہ
یہ وہ آئینہ ہی دیکھی جسمین صورت آئینہ
دم سی ہو جاتا ہی کیا محو کدورت آئینہ
اور پر یون سی ہی یون گرم صحبت آئینہ
پھر مردم ہو گیا ہی چشم عبرت آئینہ
چاہی سو ہی طلب کر چاہی حسرت آئینہ
بن گیا ہی حلقہ گرداب حیرت آئینہ
دمبدم دیکھلا رہا ہی حسن صورت آئینہ
ہی مقرر تختہ گلزار جنت آئینہ
پا ہی گر دل کی طرح چشم بصیرت آئینہ
اپنی گھر مین بھر لی سب دنیا کی دولت آئینہ
سکتہ مین دیکھلاتی ہین ار آ[illegible]
چشمۂ حیوان [illegible] ب ظلمت آئینہ
[illegible] روی یار ظلمت آئینہ
[illegible] لی رکھتا ہی [illegible] سیری سر [illegible] فت آئینہ
وادی ایمن بنا ہی تیری دولت آئینہ
کر رہا ہی صاف قران کی تلاوت آئینہ
آئینہ مین دیکھتا اپنی صورت آئینہ

گھر کیا دلمین صنم کی روبرو رہنی لگا — کوی آفت ہی الٰہی یا قیامت آئینہ

موج اگر چینی جبین یار کی آی نظر — صاف بھی خندۂ صبح صفا حبب آئینہ

چہرۂ شفاف سی کیا اوسکو نسبت ہی لطیف
آئینہ تو لیکی دیکھی اپنی صورت آئینہ

کیا انتظار مرگ ہی کیا اشتیاق ہی — تاریکی لحد شب تار فراق ہی

زندان بادہ کش مین اگر اتفاق ہی — بس احتساب شیخ ہی بالای طاق ہی

یا الاتفاق حسن بھی مالا یطاق ہے — ای باکمال بو لوز مانہ مین طاق ہی

اخفای راز عشق ہی اغیار سے مجھی — بغض و حسد ہی دلمین نقیض و نفاق ہی

غیرونکو مجھسی رنجش مالا یطاق ہے — آوازۂ فغان دل عاشق کو شاق ہی

گلشن مین خوش ہوا ہون در قصر یار سے — گویا ہلال عید خم پیش طاق ہے

ای بت کیا ہی تو نی تو اعجاز عیسوی — گل کی نہ نسبت آج یہ بیمار چاق ہی

کیسی بہار ہای کہانکی نسیم صبح — یان ہم ہین اور آتش روز فراق ہی

یا دل کیون نہ مست ہون بزم شراب مین — کیا خوشنما ڈہلی ہوی سا کی ساق ہی

ای محتسب ہون مین شراب طہور کو — اس مسئلہ مین بھی نہین کیا اتفاق ہی

شجرہ کیا ب شق گلستان حسن مین — شجرہ تمام شیخ کا بالای طاق ہی

کیا مسکدہ کو [illegible] — مستانہ بادہ کش ہین کہین اتفاق ہی

ہی [illegible] خاص صورت [illegible] آپ کی — حاجت روای عام ہی سرکار آپ کی

زندہ کیسی نہ عاشق بیجان کو کیا — عیسی کا معجزہ ہین گفتار آپکی

مرغان باغ سرخ نکرین جانب چمن — دیکھین جو زینت گل رخسار آپ کی

آتش مزاجیوں سی جلایا دل حزین
چمکی تو دم شعلہ حسن سی جلا دیا
نکلا و یا مکان سی باہر تو کیا ہوا
آقا ہی نامدار ہوا آزاد کیجئے
اللہ ہی کہ جان سے بیچے مجھ غریب کے
یار و تسے بعد مرگ ہم آغوش ہو لیے
کیوں جن و انس ایسے بیہوش گر پڑی

کیا برق شعلہ بار ہی تلوار آپ کے
برق بلا ہی تیغ شرر بار آپ کی
چھوٹی کیسان سایہ نہ دیوار آپ کی
اچھی نہیں غلام سے تکرار آپ کی
سر مانگتی ہی دیر سے تلوار آپ کے
گویا ہلال عید سے ہے تلوار آپ کے
ہم جانتی ہین سحر سے ہے رفتار آپ کے

گردن لطیف زار کی حاضر ہی یہ سی
اب جلد فیصلہ کرے تلوار آپ کے

نوروز ہی گلو نکو شگفتہ بہار ہی
عارض کی خط سبز سی طرفہ بہار ہی
غیروں کی سامنی وہ گل نو بہار ہی
ایام ہجر یار مین فصل بہار ہی
چاہ ذقن کی خط سی عجایب بہار ہی
نوروز کا ہی روز ہی فصل بہار ہے
ساقی ہی جام مے ہی چمن ہی بہار ہے
ہو جو یہ فقیر بیان خاکسار ہے
کیا سچ ہی جنون عجب شمع مزار ہے
منصور کی صدا ہی انا الحق گواہ ہے

سینہ ہی آفتاب ہی دل بیقرار ہی
طاؤس برق حسن بتان کا شکار ہی
ای بلبلان باغ بھی اب مجکو خار ہی
سیر چمن مین گل کی نظارہ سی خار ہی
کوچہ کے گرد بیٹھا او گا سبزہ زار ہی
ای آفتاب حسن تیرا انتظار ہے
کیا چاندنی مین صحبت بوس و کنار ہی
عاشق کی سر نوشت مین خط غبار ہے
خورسند او خستہ دل وا غدار ہے
معراج عاشقو نکی لئی اوج دار ہے

دست جنون کی تجنید کی قابل نہین رہا
دیوانہ ہون جو طرۂ زیبائی یار کا

یوسف کی طرح بیچ لین جا ہین مجھی حضور
جس درجہ طول ہی تیری زلف دراز مین

خورشید و ماہ تو نظر آتی ہین ایکجا ملے
ریش سفید رنگتی ہین زاہد خضاب سے

لچکی کمر نہ بیلدسے کے ہوے لنسے کسطرح
منصور کا جو حال سنا یہ کہلا ہمین

پیاسا ہون جام شربت دیدار یار کا
ذرہ ہی آسمان کو منیو نکو ز لز لہ

ای باعث شفاعت امت ہی خیال

یا ذلف و رخ مین کیا مجھہ قیامت ہو گیے
آپ کی جاتی ہی کیا برپا قیامت ہو گیے

نامہ بر اب تک نہین لایا جواب خط شوق
کب لحد پر میرے قاتل نی کیا روشن چراغ

نشتر رگ تی ہین تیری آنکہون کا کشتہ جا بکر
بیت سنا کوچہ مین تیری اشتیاق دید سے

وصل کی شب کو مگر ناتہا مجھی گستاخیان
قدم جو نقشی دیکھہ کر مجہی سے چلے کیا کیا قصیدہ

جامۂ نہرا رجا سے میرا تار تار ہے
کوڑونکی ہر طرح سے مجھی مار مار ہے

مجبور ہی غلام نہین اختیار ہے
اونتنا دہان تنگ مین بہی اختصار ہے

ابرو پر اوسکی کج کی جگہہ زرنگار ہے
کیا موسم خزان مین یہ طرفہ تنار ہے

رنگ حنا بہی فرط نزاکت سی بار ہے
سولی پر اوج عشق کا دار و مدار ہے

اب خضر کا کسیکو یہان انتظار ہے
بیتاب آج کسکا دل بیقرار ہے

روز جزا لطیف بہی امیدوار ہے

صبح محشر ہو گئی اور شام فرقت ہو گیے
بزم ماتم سی زیادہ بزم عشرت ہو گیے

تکتی تکتی راہ مجھکو ایک مدت ہو گیے
گل زمانہ سی مگر شمع محبت ہو گیے

سرمہ چشم آہو خاک تربت ہو گیے
روزن دیوار گویا چشم حیرت ہو گیے

رو برو ہی یار آخر کو ندامت ہو گیے
سیق خدمین ای بہی سری شرارت ہو گیے

خون بہایا جاوے گا اکدن دم شمشیر سے
اسکے کوچہ کی فقیری ہی عجایب چیز ہے
بات کہنی ہیں دل پیر و جوان لیتی لگا
ای صنم جب سی تیے ہجران کا مجہہ پہ روز ہے
حال مسکین پہ ہمیشہ یار کو ہی التفات
نور افشان ہیں روی جانان دیکہہ کر
پان کی سرخی تہی کافی خون عاشق کی لیی
وہ سالک بار بر واری کرینگا اسطرح
چونک اوٹہی خفتگان خاک بہی زیر زمین
خون ناحق سی اونہین آگاہ مینی کر دیا

ہے نمایان صاف خط عارض پہ نور سے
ماہ کیا خورشید تک جلوہ نہ بخشتی نور سے
باغ مین تیغ نگاہ نرگس مخمور سے
جلوہ افشان ہو اگر صحن چمن رات کو
عاشقون کو اپنی در پردہ جلاتا ہی وہ شوخ
ماہ نو نی ہجر کی شب مین کیا زخمی مجہے
پاس تیری رشک گل اغیار ہین باغ و بہار
راگ لاتی بزم عشرت مین جو وہ مطرب لیپر
صورت پروانہ ہر شب کیوں نہ مر جائیں یار کے

ابروی قاتل سے کیون مجکو محبت ہو گیے
خاک پر لوٹی ہیں سر بادشاہت ہو گیے
قدرت اللہ گو یا اوسکی قدرت ہو گیے
طاقت اعضا جسم زار رخصت ہو گیے
باعث ذلت میری توقیر و عزت ہو گیے
آسمان پہ ماہ پروین کو خجالت ہو گیے
آفت جان اور بہی چہرہ کی نکہت ہو گیے
یہ بہی جور و ستم سہنے کہ عادت ہو گیے
آپکی رفتار سے برپا قیامت ہو گیے
ای لطیف خستہ اپنی ختم حجت ہو گیے

قدرتی سبزہ او گاہی تجستہ بلور سے
سامنا پڑ جائی گر میری شب دیجور سے
دم مین جو جوی خون روان ہو خوشۂ انگور سے
خوشۂ پروین ہو پیدا طارم انگور سے
دیوی شمشیر نظر کو آب رنگ طور سے
کار مرہم لیجئی صبح وصل کی کافور سے
مین جو کانٹا سا کہٹکتا ہون نظر مین دور سے
نالۂ پر درد پیدا ہوں دل طنبور سے
لو لگی ہے جسکو شمع عارض پر نور سے

شنیدہ تھا یہ بھی اپنی دیدہ خونبار کا
کس لئی معراج سمجھا تھا وہ اوج دار کو
کیون جدا ہوتی ہی میری پا ہون صد پارہ دل
کیا عجب جو شور تلخی سے ہماری میکشو
آپ نی تو مجھکو ملکا کر دیا ہے کا تکر
کیون نہو تبدیل رنگ صورت لیل و نہار
نرگس بیمار کو ناحق ہی خوف محتسب
چھیڑتی کو وصل کا پیغام ہی ہنگام شرع
کم نہین خورشید تابان سی رخ پر نور ماہ
نقش زرین تیری ہاتھ ای فقیر دنگلو نگہ
دام مین آگلیا کی چڑیا پھنسنا منظور ہے
آفتاب صبح محشر کو شہ لکھا دین کہین
صورت یعقوب یہ غم اپنی یوسف کا ہو
آج تو مرتی ہین یارب فرقت محبوب مین
زلف کی کالی نہ چھوڑینگی کبھی جیتا مجھے
مرگیا ہون دیکھہ کر حال رخ رنگین کو مین

آپ کا طوفان جو اوٹھا اشک تنور سے
چاہئی سر انا الحق پوچھنا منصور سے
کالبد اپنا بنا ہی خاک نیشاپور سے
سر کرہ حسرت ہو پیدا شیرہ انگور سے
بار غم اٹھوائی گا اب کسی مزدور سے
گیسوی شبگون بہم ہین عارض پر نور سے
معترض کوئی نہین میشو شی معذور سے
زندگی بھر کی نہ سیدہی بات مجھ مہجور سے
آنکھ مین آنسو بھر آئی جب نظر کی دور سے
ہمسری کرتی ہین تاج قیصر و فغفور سے
اس لئی ہم سلسلہ کہتی ہین ہر عصفور سے
دو و حسرت سر اوٹھای گر دل مجبور سے
روتی روتی ہو گئین معذور آنکھین نور سے
باز ائی وعدہ فردائی وصل حور سے
ائیو پھر ہو و ثعبان موسی طور سے
دیکھو مجھکو کفن ہی اطلس و سیفور سے

اپنی عاشق سی خفا ہو کر نہ آنکھین پھیری
وہ لطیف زار مجرا کر رہا ہی دور سے

نہ بھولین غیر بھین گو حضور بھول گئیے ۰ ستم ہی یاد دل ناصبور بھول گئے

فانوس نقش سیرتی کعبہ جناب کو
مخصوصہ مین لال وہ گل رنگین جمال ہی
گیسوی مصطفے کی لئی بخشدی مجہی
لوح صفای عارض گلگو نسے رات دن

تار یکی مزار کلیم بلال ہے
فصل خزان مین شاخ قلم نہال ہے
یارب گناہ گار میرا بال بال ہے
شبنم ادا اس آبرو ان پایمال ہے

۴۱

خون اوسنی پان کہا کی کیاہی زمانہ کا
لخت دل لطیف مقرر او گال ہی

محمد سید ہر کون و مکان ہی
کرون کیونکر بیان وصف احمد
غبار کوی احمد کحل ا ثمد
یہان لکہنا نہین کچہ بلبلو نکو

محمد خاتم پیغمبران ہی
زبان خلق را یارا کہان ہی
برای نور چشم عاشقان ہی
بہار دین احمد بیخزان ہے

لطیف اونکو فلک رتبہ لکہی کیا
تماشا گاہ جنکی لامکان ہی

در مدح جناب مستر صاحب کلکٹر بہادر ضلع باندہ

بہت ائی حکام عالی مقام
بہت ائی حکام دانش قرین
خدیو فلک قدر عالی شکوہ
فریدون فر و شوکت شاہ حشم
نشہ دستگیر امیر و فقیر

کرم گستر و فیض بخشای عام
مگر تا ابی مین صاحب نہین
کہ ہی جسکی آگی پر کاہ کوہ
مہ رفعت و جاہ و گردون حشم
نوازندہ طفل و برنا و پیر

کیا اسطرح عدل نوشیروان
نہ ظالم سے مظلوم کے دلمین ڈر
کسی نے جو آکر کیا عرض حال
کسی کا جو حال پریشان سنا +
کیا باغیون نے جو اکثر فساد
جو آمادہ جور و بیداد سے تھے
گیا باغیونکا جو نام و نشان +
سرشت ایسا کیا بند و بست
نچھوڑا کوئی باغی بیوں لیور رکھ
پریشان ہوئے ہر طرف اہل کین
ستم پیشگی پہ جو مایل ہوئے
رہِ عدل و انصاف مین لی لطیر
کوئی خستہ تیغ ستم کا نہین
یہ تھا حکم عدل و سیاست روان
ہوئی شیر تر بچہ گوسپند
یہی شاہ باز سیاست سے در
کرین جسطرف مین صاحب نظر
یہی ہے دعا اپنے ہر صبح و شام
مبارک ہو جاہ و جلال فرنگ